سوال

(103) مقیم امام کی اقتداء میں مسافر کی نماز

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک آدمی مسافر ہے اور وہ کسی مسجد میں مقیم امام کے پیچھے نماز پڑھتا ہے۔ کیا وہ امام کے پیچھے قصر پڑھے گا یا مکمل نماز پڑھے گا؟

یعنی دیکھنے میں آیا ہے کہ بعض لوگ دو رکعت امام کے ساتھ پڑھ کر بیٹھ جاتے ہیں یا پہلے ہی سلام پھیر لیتے ہیں یا پھر وہ بیٹھے رہتے ہیں اور امام کے ساتھ سلام پھیرتے ہیں۔ (حافظ شفیق باغ آزاد کشمیر)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مسافر کو مقامی امام کے پیچھے پوری نماز پڑھنی چاہیے۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سیدنا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے حالت سفر میں پوری نماز پڑھی ہے (فتاوی علمائے حدیث ج4 ص207 وسنن ابی داود: 1060 وصلہ فی صحیح البخاری 1084 و صحیح مسلم: 695 بغیر ھذا (اللفظ)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ امام کے پیچھے حالت سفر میں پوری نماز پڑھتے تھے۔ (موطا امام مالک 1/149، وسندہ صحیح السنن الکبری للبیہقی ج3 ص157، و صحیح مسلم 694/17:)

کسی صحیح یا حسن حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم یا کسی صحابی سے یہ ثابت نہیں کہ مسافر مقامی امام کے پیچھے بھی قصر کرے گا لہٰذا جو مسافر مقامی امام کے پیچھے دو رکعت پڑھ کر بیٹھ جائے یا صرف دو رکعت ہی اس کے پیچھے پڑھے گا تو وہ خطا کار ہے۔

یاد رہے کہ سفر میں بغیر کسی عذر کے جان بوجھ کر پوری نماز پڑھنا بھی صحیح ہے جیسا کہ سنن النسائی (3/172ح1457 وسندہ صحیح وحسنہ الدار قطنی 2/188ح2271)

وسنن دار قطنی (2/189ح2275 وقال: "وھذا اسناد صحیح" وغیرہما کی صحیح احادیث سے ثابت ہے۔ ان احادیث کو امام ابن تیمیہ رحمة اللہ علیہ کا بغیر کسی دلیل کے باطل کہنا صحیح نہیں ہے۔ (شہادت دسمبر 2000ء)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ علمیہ]

جلد1۔کتاب الصلاۃ۔صفحہ 277

محدث فتویٰ